تفسیر فی ظلال القرآن کا تحقیقی تجزیہ

پروفیسر ڈاکٹر صلاح الدین ثانی

سید قطب ۱۹۰۳ء میں جمہوریہ مصر کے صوبہ اسیوط میں پیدا ہوئے ۱۹۳۳ء میں دارالعلوم قاھرہ (جو متحف فرعونی کے بالمقابل واقع ہے اور جامعہ ازھر کے مقابلہ میں مذھبی وابستگی میں کم درجہ کا ہے) سے بی اے کیا موصوف کا خاندان مذہبی پس منظر کا حامل تھا اسی حوالہ سے مصر کی سب سے بڑی مذہبی تحریک ''اخوان المسلمون'' کے ۱۹۵۲ء میں ایڈیٹر مقرر ہوئے جس کے نتیجہ میں ۱۹۵۴ تا ۱۹۶۴ میں رہنا پڑا رہائی کے بعد ۱۹۶۶ میں شہید کر دیئے گئے (۱) جو لوگ مصری حکومتوں کے ظلم و استبداد سے واقف ہیں وہ سمجھ سکتے ہیں کہ اس ملک میں کس کس انداز میں مذہبی شخصیات اور شعائر اسلام سے وابستگی رکھنے والوں کے خلاف ہر دو تین سال بعد کریک ڈاؤن کیا جاتا ہے اس پس منظر میں قائدانہ سرگرمیاں بہت قدر و قیمت کی حامل ہیں سید قطب جس تحریک کے سالار تھے اس کی خوبی انفرادی و اجتماعی تربیت ہے لہذا ہمیں اسی تناظر میں اس تفسیر کا جائزہ لینا ہوگا۔ فکری و عملی جائزہ لیتے ہوئے معاصر مفسرین کی تفسیری کام پیش نظر رکھنا ہوگا اور یہ بھی کہ یہ تفسیر جیل کی سلاخوں کے عقب میں رہ کر لکھی گئی ہے جس طرح برصغیر کی تحریک آزادی کے عظیم رہنما شیخ الھند مولانا محمود الحسن نے تفسیر عثمانی مالٹا کے ایام اسیری میں لکھی (پھر ان کے شاگرد علامہ شبیر احمد عثمانی نے اسے مکمل کیا) (۲) دارالعلوم قاھرہ اور دارالعلوم دیوبند کے دونوں رہنما اس نتیجہ پر پہنچے کہ قرآن کے ذریعہ ہی لوگوں میں انقلاب برپا کیا جا سکتا ہے سید قطب دراصل پچاس سال قبل شیخ محمد عبدہ اور ان کے استاذ جمال الدین افغانی کی بازگشت اٹھنے والی ہیں اور اس تحریکی فکر کے حامین کے انداز فکر و اسلوب نگارش یکساں ہیں البتہ سید قطب نے شیخ عبدہ ہر شیخ عبدہ تحریکی شخصیت ہونے کے ساتھ تصوف سے بھی وابستہ تھے (یہ دونوں خصوصیات پی ایچ ڈی مقالہ نگار میں بھی ہیں) شیخ عبدہ جمال الدین افغانی کے فکری جانشین سمجھے جاتے تھے سید قطب اور شیخ عبدہ دونوں

نے قاہرہ میں تعلیم حاصل کی اور اسی ملک کو اپنی تحریک کا مرکز بنایا۔ دونوں کے فکری ماخذ و اھلاف یکساں ہیں۔ شیخ عبدہ کے ترجمان رشید رضا لکھتے ہیں آج لکھے جانے والی تفاسیر میں قرآن کے اصل پیغام پر بہت کم توجہ دی گئی ہے ایسے مباحث کی کثرت ہے جو کتاب کے اصل مقصد سے غافل کر دیتی ہے اور غیر مفید باتوں میں الجھا دیتی ہے (۴) شیخ عبدہ کسی مفسر اور تفسیر کی پانچ خوبیاں بیان کرتے ہیں:

۱۔ قرآنی مفرد الفاظ کی تحقیق کی جائے جو کلام عرب کے مطالعہ اور اہل لغت سے حاصل ہوتی ہیں،

۲۔ زبان کے اسلوب سے واقفیت ہو جو کہ فصیح و بلیغ کتب کے مطالعہ و صمارست سے حاصل ہوتی ہے،

۳۔ قوموں کے احوال و ظروف کا علم ہو ان کی نفسیات سے واقف ہو۴۔ عہد جاہلیت و عہد رسالت کا گہرائی سے مطالعہ کیا ہو،

۵۔ کہ تفسیر بیان کرتے ہوئے قرآن کی عظمت پر کوئی حرف نہ آئے یعنی قرآن کو اصل حقیقت حاصل ہو اور دیگر علوم و فنون اس کے تابع ہوں،

۶۔ سید قطب نے بھی اپنی تفسیر میں انہی اسلوب کو اختیار کرنے کی کوشش کی ہے مختصر انداز میں اس صورت کا موضوع بیان کرتے ہیں اور دوران تفسیر آیات کا مرکزی موضوع سے ربط بیان کرتے جاتے ہیں بسا اوقات دو تین سورتوں کے درمیان بھی ربط بیان کرتے ہیں مثلاً سور الانفطار کے شروع میں سورہ التکویر سے ربط کو بیان کیا ہے،

۷۔ سید قطب بھی ہر سورت کے آغاز میں پوری سورت کا مضمون چند جملوں میں بیان کر دیتے ہیں جیسے سورہ الصف کے آغاز میں کیا ہے،

۸۔ شیخ عبدہ ضعیف تفسیری روایات جنہیں اکثر اسرائیلیات ہیں نقل کرنے سے پرہیز کرتے ہیں صرف صحیح احادیث کو درج کرتے ہیں،

۹۔یہی عمل سید قطب کی تفسیر میں نظر آتا ہے موصوف فقط صحیح روایات نقل کرتے ہیں،

۱۰متعدد مفسرین تفسیر قرآن کی آڑ میں مسلکی وگروھی افکار وخیالات کو زبردستی قرآن کی تفسیر کا حصہ بنانے کی کوشش کرتے ہیں۔لیکن سید قطب نے اس عمل سے مکمل اجتناب کیا ہے قرآن نے متعدد ایسے مقامات جہاں بعض مفسرین نے متعدد صفحات تحریر کئے ہیں شیخ عبدہ،

۱۱۔کی طرح چند جملوں میں تفسیر بیان کرتے آگے بڑھ جاتے ہیں،

۱۲۔سید قطب کی تفسیر شیخ عبدہ کی تفسیر بہتر ہے اور اہل علم کے لئے زیادہ قابل قبول رہی ہے اس لئے کے شیخ عبدہ غلو کی حد تک تفسیری روایات کے مخالف تھے ان کا خیال تھا تین چیزوں کیکوئی اصل نہیں تفسیر ملاحم)اور مغازی،

۱۳۔اس مسئلہ میں یہ ابن تیمیہ کے نزدیک ہیں،

۱۴۔جبکہ سید قطب جا بجا اپنی تفسیر میں احادیث تفسیری روایات مفسری کی آراء سے استفادہ کرتے ہوئے نظر آتے ہیں،

۱۵۔شیخ عبدہ معجزاے کی کی تاویل کرتے ہیں مثلاً فیل کا واقعہ،

۱۶۔جبکہ سید قطب فضول تاویلات سے بچتے ہوئے آئے نکلنے کی کوشش کرتے ہیں،

۱۷۔سید قطب کی تفسیر دعوتی اسلوب کی آئینہ دار ہے مثلاً سورہ جمعہ کے آغاز میں دعوت کا سلوب وانبیاء کا طریقہ بیان کرتے ہیں،

۱۸۔ایک جماعت وتحریک کی تشکیل کے دوران جو مسائل پیش آتے ہیں ان کی اصلاح کے لئے تجاویز پیش کرتے ہیں،

۱۹۔سید قطب شیخ عبدہ کی طرح رسومہ ورواج پر سخت لب ولہجہ اختیار نہیں کرتے ہیں بلکہ دعوتی اسلوب '' بالحکمۃ کو پیش نظر رکھتے ہیں پوری تفسیر میں جگہ جگہ دعوت اسلامی تحریک اسلامی، اسلامی فکر کے الفاظ استعمال کیے گئے ہیں سید قطب اپنے قاری میں عقیدہ توحید ورسالت اسلامی فکر کے احیاء وغلبہ کو ابھارتے ہیں اور قصص القرآن بیان کرتے ہوئے عروج وزوال کی داستان کو

آج کے حالات کی روشنی میں بیان کرتے ہیں اور قاری کے دل و دماغ میں امیدوں کو موجزن کر کے بیداری و مقصدیت کی جانب گامزن کرنے کیکوشش کرتے ہیں بقول عارف شیرازی مفسر کا مقصد تحریک کیا یک کارکن کی حیثیت سے سننا سمجھنا اور قوموں کے عروج وزوال کی داستان کو امت کے ایک فرد کی حیثیت سے پڑھ کر سبق حاصل کرنا ہے قرآن کے ذریعہ لوگوں کی فکری تربیت زیادہ موثر انداز میں ہوتی ہے کوئی فرد ذاتی اختلاف کے سبب خواہ تحریک سے جدا ہو جائے لیکن سوچ وفکر کا زاویہ نہیں بدلتا جس کی مثال خوداخوان سے جدا ہونے والے افراد ہیں اس طرح پاکستان میں ایک نیم مذہبی و نیم سیاسی جماعت سے جدا ہونے والے افراد ہیں جنہوں نے انفرادی واجتماعی سطح پر اسلامی انقلاب اور مسلمانوں کی اصلاح کا عمل جاری رکھا ہوا ہے۔ انسان جس گروہ یا تحریک سے وابستہ ہوتا ہے اس کے افکاو خیالات پر اس کا غلبہ ہوتا ہے جو بسا اوقات توازن کھو بیٹھتا ہے مذہبی وسیاسی تحریکات کے داعی قرآن کو فقط اسی رنگ میں ڈھالنے و پیش کرنے کی کوشش کرتے ہیں جس سے متوازن قرآنی تعلیمات غیر متوازن ہو جاتی ہیں سید قطب کی تفسیر بھی اس حوالہ سے غیر متوازن و یک رخی ہوتی ہے یہی وجہ ہے دیگر تفاسیر کی طرح اس تفسیر پر بھی تنقید کی گئی ہے لیکن اس میں کوئی شک نہیں اس تفسیر نے جدید تعلیم یافتہ طبقہ پر اچھے اثرات مرتب کیے ہیں لیکن مذکورہ اردو ترجمہ کے علاوہ حامد علی صاحب نے بھی اس تفسیر کا ترجمہ کیا ہے جو روانی و سلاست میں اس سے بہتر ہے۔

حواشی و حوار جات

(۱) عارف شیرازی /تفسیر فی ظلال القرآن ج/ ٦ ص/۱ (عرض ناشر) مطبوعہ ادارہ منشورات اسلامی لاہور ۱۹۹۸ء

(۲) مقدمہ تفسیر عثمانی مطبوعہ دارالاشاعت کراچی

(۳) مصطفیٰ عبدالرزاق دروس من القرآن الکریم دارالھلال مصر ص/ ۲۰

(۴) رشید رضا مقدمہ تفسیر المنار دارالمنار مصر ۱۳۷۳ھ ج/۱ ص/ ۱۸

(۵) ایضا ص/ ۴۸

(۶) امین ڈاکٹر محمد عثمان ۔رائد الفکر المصری الامام محمد عبدہ مکتبہ النھضۃ المصریۃ قاھرہ ۱۹۵۵ء ص/۱۵۴

(۷) محمد عبدہ شیخ تفسیر جزءعم مطابع الشعب قاھرہ ص/ ۲۷

(۸) عارف شیرازی عرض ناشر تفسیر فی ظلا القرآن ج/ ۶ ص/ ۳۴۰

(۹) رشید رضا مقدسہ تفسیر المنار ج/ اص/ : ۲۱ اور ڈاکٹر عثمان امین کی رائد الفکری المصری ص/ ۱۵۱

(۱۰) معروف شاہ شیرازی مترجم تفسیر فی ظلال القرآن ج/ ۶ ص/ ۳۴۱

(۱۱) شیخ عبدہ ۔۔ دیکھیے تفسیر جزء عم ص/ ۴۵۔۴۶ تفسیر المنار ج/ اص/ ۳۲۴ اور ۳۲۵

(۱۲) معروف شاہ شیرازی مترجم تفسیر فی ظلال القرآن ج/ ۶ ص/ ۱۱۰۹ بذیل معجزات

(۱۳) رشید رضا مقدسہ تفسیر المنار ص/ ۷۔۱۰

(۱۴) ایضاً معروف شاہ شیرازی مترجم فی ظلال القرآن ۲/ ۴ ص/ ۶۸۷

(۱۵) عبدہ شیخ تفسیر جزءعم ص/ ۱۱۹۔۱۲۰ ملائکہ سے مراد روحانی

(۱۶) قوتیں لیتے ہیں دیکھیے سید رشید رضا کی تفسیر المنار ج/ اص/ ۲۶۷ اص/ ۲۶۷ وغیرہ یہ وہی فکر ہے جو ہر مفید میں سرسید سے پرویز تک تمام منکرین حدیث نے اختیار کی ہوئی ہے۔

(۱۷) معروف شاہ شیرازی مترجم فی ظلا القرآن ج/ ۶ ص/ ۱۱۰۹

(۱۸) معروف شاہ شیرازی مترجم تفسیر فی ظلال القرآن ج/ ۶ ص ۳۶۷

(۱۹) ایضاص/ ۳۶۷

(۲۰) عارف شیرازی عرض ناشر تفسیر فی ظلال القرآن ص/ ۱